رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۵/
ششماہی ۸/
سہ ماہی ۴/۱۲

THE DAILY
ALFAZL. QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸ شلنگ

نمبر ۱۵۵	مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۳۶ء	یوم پنجشنبہ	مورخہ ۱۶ شوال ۱۳۵۵ھ	جلد ۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ ۱۹۳۶ء کے اہم کوائف مختصر الفاظ میں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۶ دسمبر بروز ہفتہ سے شروع ہو کر ۲۸ دسمبر بروز سوموار بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ کے اہم کوائف درج ذیل ہیں

مہمانوں کی تعداد

امسال گزشتہ سالوں کی نسبت مہمانوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ۲۵۸۵۴ مہمان آئے۔ گزشتہ سال مہمانوں کی تعداد ۲۱۲۷۸ تھی۔ گویا ۴۵۷۶ مہمانوں کی زیادتی رہی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

عام انتظامات

عام انتظامات کی صورت یہ تھی۔ کہ افسر صاحب جلسہ سالانہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت تھے۔ اور آپ کے ماتحت تین ناظم مقرر تھے۔ اندرون قصبہ میں جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری بی۔ اے۔ دارالعلوم اور دارالرحمت میں جناب مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے۔ اور دارالفضل و دارالبرکات میں جناب چوہدری غلام محمد صاحب بی۔ اے۔ پھر ان ہر سہ ناظموں کے ماتحت دو دو نائب ناظم تھے۔ جن میں سے ایک کی ڈیوٹی کھانا تیار کروانا تھا۔ اور دوسرے کی کھانا جماعتوں اور گھروں میں پہونچانا۔ ان کے ماتحت آگے بہت سے معاونین کام کرتے تھے۔ جو تین تین چار چار کی تعداد میں جماعت کے افراد کی تعداد کے لحاظ سے جماعت کو کھانا کھلانے اور ان کے دیگر ضروری امور کی سرانجام دہی کیلئے مقرر تھے

انکوائری آفس

انکوائری آفس یا دفتر منتظم مکانات ہر وقت کھلا رہتا تھا۔ جن مہمانوں کی اشیاء گم ہو جاتی تھیں۔ وہ اس دفتر میں اطلاع دے دیا کرتے تھے۔ اور جن کو گم شدہ اشیاء مل جاتی تھیں۔ وہ بھی اس دفتر میں دے جایا کرتے تھے۔ پھر وہ چیزیں ان کے مالکوں تک پہنچائی جاتی تھیں۔ مہمانوں کو ان کی قیام گاہ بتانا۔ اور ان کے لئے مناسب انتظام کرنا بھی اس دفتر کا کام تھا۔

پہرہ کا انتظام

پہرہ کا انتظام نیشنل لیگ کور کے سپرد تھا جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء و ایم۔ ایل۔ سی قائد اعظم اور جناب مرزا گل محمد صاحب سالار جیش کے زیر اہتمام مقامی کور کے والنٹیرز کے علاوہ بیرونی جماعتوں کی کوروں نے بھی اس میں حصہ لیا۔ اور نہایت محنت اور جانفشانی سے ان ایام میں کام کرتے رہے۔ مقبرہ بہشتی اور قصر خلافت میں ہر وقت پہرہ کا انتظام رہتا تھا۔

جلسہ گاہ

حسب معمول جلسہ گاہ ہائی سکول کی گراؤنڈ میں بنائی گئی تھی۔ جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر تعلیم و تربیت منتظم اعلےٰ تھے مبلغین ان کی ہدایات کے ماتحت انتظام کرتے تھے۔ اور ہر وقت مستعدی کے ساتھ اپنی ڈیوٹیوں کو سرانجام دیتے رہے۔ زنانہ جلسہ گاہ سابقہ جگہ پر ہی بنائی گئی تھی۔ خواتین کثرت سے شامل جلسہ ہوئیں۔ مردانہ جلسہ گاہ پہلے سالوں سے زیادہ وسیع بنائی گئی تھی۔

ملاقات

حسب معمول امسال بھی باوجودیکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کھانسی کی وجہ سے ناساز تھی حضور نے تمام جماعتوں کو ملاقات کا شرف بخشا صبح ۷½ بجے سے ۹½ بجے تک اور شام کو ۷½ بجے سے بعض دفعہ رات کے ۱۰½ بجے تک ملاقات ہوتی رہی۔ بعض دوستوں نے انفرادی ملاقاتیں بھی کیں ملاقات کے انچارج جناب شیخ یوسف علی صاحب بی اے قائم مقام پرائیویٹ سکرٹری تھے۔

وصیت نمبر ۱۷۶۷

منکہ فضل احمد ولد محمد اسمٰعیل قوم راجپوت ساکن پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۸ مئی ۱۹۰۲ء ساکن گورداس ننگل ڈاک خانہ گورداس ننگل تحصیل و ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ دسمبر ۱۹۲۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) ایک قطعہ زمین ۱۶ مرلے واقعہ محلہ دارالسعة قادیان دارالامان قیمتی بشرح موجودہ قریباً مبلغ دو صد روپیہ (۲) ایک عدد مشین ڈرکوپ سیکنڈ ہینڈ برائے سلائی پارچات قیمتی مبلغ -/۳۰ روپیہ (۳) نقد مبلغ ایک صد روپیہ۔

اس کے علاوہ میری ماہوار آمدنی مبلغ -/۲۲ روپیہ ہے جس پر میرا گذارہ ہے۔ اس جائداد میں سے ۱۶ مرلے۔ زمین واقعہ محلہ دارالسعة قیمتی دو صد روپیہ۔ اور ڈرکوپ مشین قیمتی مبلغ ۳۰ روپیہ اپنی بیوی مسماۃ عائشہ بی بی کو بعوض حق مہر دے چکا ہوں۔ باقی مبلغ ایک صد روپیہ اور ماہوار آمد میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی بعد منہائی قرضہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان مالک ہوگی۔ بشرطیکہ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت ادا نہ کر چکا ہوں۔ دعا ہے کہ مولا کریم مجھے اس وصیت پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔

العبد:- فضل احمد پٹواری بقلم خود حلقہ گورداس ننگل ضلع گورداسپور ۱۲/۶/۲۶

گواہ شد:- خاکسار:- نذیر احمد رحمانی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول حال وارد گورداس ننگل

گواہ شد:- مختار احمد وارڈ کیپر بیرج اینڈ ویگن سٹورز ڈپو۔ مغل پورہ۔ لاہور

باجلاس بہ مسٹر فرزند حسین صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول رعیہ کوٹ

نمبر مقدمہ ۳۴

لکھمی رام ولد گنگا رام قوم کھتری ساکن قلعہ سوبھا سنگھ تحصیل نارووال

رلا رام ولد لکھمی شاہ قوم کھتری ساکن پسرور مدعیان

بنام

رلا رام ولد گنگا رام قوم برہمن ساکن قلعہ سوبھا سنگھ تحصیل نارووال۔ بسو ولد سگر قوم بنوال۔ دسماں ولد چوغط قوم ارائیں ساکنان سوجووالی تحصیل پسرور کنڈو ولد گہنا قوم میگھ ساکن قلعہ سوبھا سنگھ تحصیل نارووال۔ رمانی ولد پیر بخش قوم ارائیں ساکن سوجووالی تحصیل پسرور روشنا سنگھ و بوٹا سنگھ پسران لنگا سنگھ معرفت گنگا رام قوم کھتری ساکن بلووال حال وارد موضع نارنگ والی تحصیل نارووال

دعوی حصہ بیداوار -/۹/۱۲/۵۴۳ بابت فصل ربیع ۱۹۲۳ء لغایت فصل خریف ۱۹۲۵ء نسبت ۱۸۴ کنال نمبرات خسرہ ۶ و ۷ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۸ و ۱۸ و ۸۵ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۲ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و $\frac{3}{97}$ و $\frac{5}{105}$ و ۵۵ و ۵۸ و ۵۹ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۹۱ و ۹۳ و $\frac{3}{97}$ و ۲۴ و ۲۲ واقعہ موضع نارنگ والی تحصیل نارووال۔

اشتہار

بمقدمہ بالا مدعا علیہم کی معمولی طریق پر تعمیل نہیں ہوتی۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مدعا علیہم کو اطلاع کیا جاتا ہے کہ بہ تعداد $\frac{1}{27}$۹ ہمارے عدالت میں برائے پیروی مقدمہ حاضر آویں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج ہمارے دستخط و مہر عدالت کے ساتھ جاری کیا گیا۔ ۱۸/۱۲/۲۶

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

بعدالت جناب چودھری عطا محمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ملتان تحصیل

رام لعل ولد پوکھر داس قوم بانگیا سکنہ ملتان شہر فریق اول

بنام

کرم چند و مہر چند پسران سوریا رام اقوام اروڑہ بھٹیانی سکنائے چاہ داکھاں والہ موضع و ڈاک خانہ قادر پوراں تحصیل و ضلع ملتان ہمو ندا رام و ہمان رام پسران کرسا ئند اقوام اروڑہ بانگیا سکنائے ملتان شہر اندرون دہلی دروازہ

فریق ثانیان

درخواست بمقدمہ تقسیم اراضی کھیوٹ نمبر ۱۰ واقعہ موضع جلال آباد تحصیل ملتان

اشتہار تقسیم اراضی

بمقدمہ مندرجہ کرم چند و مہر چند فریق ثانیان مذکور کو کئی بار طلب کیا گیا ہے۔ مگر وہ تا حال حاضر عدالت ہذا نہیں آئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ حاضری عدالت سے گریز کر رہے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا ان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ $\frac{1}{27}$ کو بغرض بیان دہی حاضر عدالت کر دیں۔

بصورت دیگر ان کے برخلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

تحریر مورخہ ۲۱/۱۲/۲۶

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفرح یاقوتی

شادی ہوگئی؟ آپ بچہ چاہتے ہیں یا مرد عورت کے لئے تریاقی نہایت مفرح بخش۔ دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے آج ہی استعمال کرکے دیکھئے۔ اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے واسطے ایک اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت خوبصورت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ کے فضل سے لڑکا ہی ہوتا ہے اس کی پانچ روپیہ قیمت سن کر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر۔ تریاقی۔ مفرح اجزاء۔ مثلاً سونا عنبر۔ موتی۔ کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت مرجان۔ کہربا۔ زعفران۔ ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس۔ مفرح اور مقوی ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوا ہی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے روساء امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور تمام اکابرین ملت اس کے عجیب و غریب اثرات کا اعتراف کرتے ہیں اس کے اندر زہریلی اور نشہ آور دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کر سکتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہوتی ہے۔

مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں خون اور اعصاب کو قوت دیتی ہے عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ میں ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

464

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو — اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ بربا د باغ ہو — دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بےچراغ ہو

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں اس کو عوام اٹھرا اور اطباء اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب کی مجرب محافظ اٹھرا گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ آپ کی یہ گولیاں ان کیلئے بہت ہی مجرب اور مشہور ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت توانا تندرست اور اٹھرا کے تمام اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ شروع حمل سے آخر رضاعت تک گیارہ تولے گولیاں خرچ ہوتی ہیں یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔

پتہ:۔ عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان (پنجاب)

سُرمۂ نور (رجسٹرڈ)

سرموں کا سرتاج دنیا میں شہرت حاصل کر چکا ہے۔ قادیان کی بزرگ ہستیاں اطباء و ڈاکٹر و رؤساء امراء پرزور الفاظ میں تصدیقات فرما رہے ہیں۔ قادیان کا قدیمی مشہور عالم کل امراض چشم میں مفید ہونے کے علاوہ نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بےنظیر ہے۔

قیمت فی تولہ دو روپے۔ چھ ماشہ ایک روپیہ

ملنے کا پتہ: محمد حیات منیجر رفیق حیات۔ قادیان پنجاب

جنرل سروس کمپنی قادیان

جو احباب قادیان میں جائیداد (زمین یا مکان) خرید و فروخت کرنا۔ نئی عمارات کی تعمیر کے متعلق مشورہ کرنا۔ یا نگرانی کا بندوبست کرانا پودوں اور باغات وغیرہ کے متعلق معلومات حاصل کرنا اور آبپاشی کیلئے الیکٹرک موٹر اور لینے نئے یا پرانے مکانات میں بجلی کی فٹنگ کرانا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ منیجر جنرل سروس کمپنی قادیان سے خط و کتابت کریں۔ انتظام تسلی بخش کیا جائے گا۔

خاکسار:۔ مرزا منصور احمد منیجر کمپنی ہذا

تعارف

ہومیوپیتھک کتب کے وسیع مطالعہ کے بعد ہومیوپیتھک علاج کے متعلق میرا شوق اسقدر بڑھ گیا۔ کہ میں اس علاج کو بہترین ذریعہ خدمت خلق کا سمجھنے لگا۔ سینکڑوں مجھ سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ ہومیوپیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے جلد فائدہ کرتا ہے۔ کشتہ جات اور انجکشن کے بداثرات۔ اپریشن۔ کڑوی کسیلی دوا کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ تحریک جدید میں ایک آنہ داخل کیجئے۔ اور مفت مشورہ لیجئے۔

ایم۔ ایچ احمدی چتوڑگڈھ۔ میواڑ

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ

صرف دس آسان سبق براسیکٹس و نمونہ سبق مفت

اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دافع بواسیر

اگر کوئی دوست بواسیر کے نامراد مرض میں مبتلا ہوں۔ تو وہ مجھ سے بواسیر کی دوا مفت طلب کر سکتے ہیں۔ لاہور سے باہر کے احباب صرف خرچ ڈاک کیلئے ۸ ؍ کے ٹکٹ ارسال فرمائیں۔ اور مقامی احباب خود تشریف لا کر مفت لے جائیں۔ صحت اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے۔

محمد شفیع احمدی معرفت ماسٹر عبد الحکیم نمبر ۳۵ فلیمنگ روڈ لاہور

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نورِ نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے۔ ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگایا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شائد دو روپے آٹھ آنہ ہے (عہ۲) جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہکر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔ والسلام

سونا دو روپیہ تولہ (رنگ) جرمنی کی ایجاد کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے۔ کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ پانچسو روپے کی چوڑیاں بنوا کر ان کے سامنے رکھدو۔ پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار ساہوکار بھی یکایک نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ سونے کی نہیں۔ نازک نازک ہاتھوں میں پہنا کر ان کی بہار دیکھئے۔ ہر گھڑی ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ کلائی پر نور برستا ہے کہ سب کی نظران پر نہ پڑے۔ تو بات نہیں چمک دمک رنگ و روپ مثل سونے کے قائم رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیاں تین روپے۔ تین سٹ پر ایک سٹ انعام محصولڈاک ۹؍ فرمائش کیساتھ ناپ ضرور روانہ کریں۔ پتہ محمد شفیع اینڈ کو روڑکی۔ یو۔ پی

عرق فولاد

نہایت ہاضم مقوی اعصاب و مقوی معدہ ہے۔ عمدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے بواسیر خونی و بادی کیلئے بھی مفید ہے۔ معدہ و جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے۔ جگر کی سختی کو زایل کرتا ہے قیمت فی شیشی چھ اونس والی ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی۔ قادیان

بقیہ صفحہ ۲

ہوگا۔ جو میں سمجھا ہوں۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی تشریح فرمائی اور اس کلمہ کے ہر دو خواص کو جو اول نفیاً اور پھر اثباتاً اس میں پیش کئے گئے ہیں بیان فرماتے ہوئے انسانی دائرہ عمل سے امثلہ کی رو سے ثابت فرمایا۔ کہ مثبت نصب العین کے قیام سے پہلے نفی کا ہونا ضروری ہے آپ نے فرمایا۔ ہمیں چاہئیے کہ ہم سوائے خدا کے اور کسی چیز پر اپنی امیدوں کا انحصار نہ رکھیں۔ ہم خدا کے سوا کسی اور شے سے حقیقی محبت پیدا نہ کریں۔ اور سوائے خدا کے کسی سے خائف نہ ہوں ان باتوں کا پیدا کرنا گویا اس حقیقی مقصد کے حصول کے لئے تیار ہونا ہے جو ہمارے سامنے ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ سے تعلق ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ ہمیں چاہئیے۔ کہ روحانی اخلاقی اور جسمانی خوبیوں کے عام معیار پر قائم رہتے ہوئے ہر خوبی میں کمال حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ہمیں دنیا کے ہر دائرہ عمل میں تبدیلی پیدا کرنی ہے اور خواہ ایک سو۔ ہزار۔ یا لاکھ جانیں قربان کرنی پڑیں۔ ہمیں اپنے مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرتے رہنا چاہئیے

جناب چوہدری صاحب کی مکمل تقریر شارٹ ہینڈ میں قلم بند کی جا چکی ہے۔ اور ان شاء اللہ عنقریب وہ مکمل طور پر انگریزی میں شائع ہو جائے گی۔

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۳۶ء کی روئداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۸ دسمبر۔ اجلاس اول

ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کی تقریر

جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کا پہلا اجلاس ۹½ بجے صبح تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد شروع ہوا۔ اور حسب پروگرام جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم نے "ذات البیّنات خلافت کی منکرین۔ خلافت پر تقضیبات" پر ایک مدلل لیکچر دیا۔ آپ نے آیت کریمہ وعد اللہ الذین آمنوا سے استدلال کرتے ہوئے بیان کیا کہ اس آیت میں مومنوں سے اللہ تعالیٰ نے خلافت کا وعدہ کیا ہے اس شرط پر کہ ایمان اور عمل صالحہ ان میں موجود ہوں اور قرآن کریم کا یہ اسلوب بیان ہے کہ جہاں مومنوں سے کوئی وعدہ کیا جاتا ہے۔ وہ رحمت فضل اور برکت کا موجب ہوتا ہے اس آیت میں بھی مومنوں سے وعدہ کیا گیا ہے۔ کہ ہم تم سے اس شرط پر کہ تم میں ایمان اور عمل صالحہ مفقود نہ ہو۔ یہ وعدہ کرتے ہیں کہ دنیا میں خلیفے بنائینگے تاکہ تم اللہ تعالیٰ کے دین کو مستحکم طور پر قائم کر سکو۔ اور امن سے رہ سکو۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے خلافت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اب وہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ کی بیعت میں داخل نہیں ہوتا وہ یقیناً ان فضلوں رحمتوں اور برکات کا وارث نہیں ہو سکتا۔ جو اللہ تعالیٰ نے خلافت سے وابستہ کر رکھے ہیں۔ اس کے بعد ملک صاحب نے ان برکات کا جو خلافت سے وابستگی کی وجہ سے مبایعین اور جماعت احمدیہ پر نازل ہو رہی ہیں تفصیلاً ذکر کیا اور بتایا کہ ان برکات کی وجہ محض خلافت سے وابستگی ہے

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی تقریر

ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کے بعد جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے "محمدی بیگم والی پیشگوئی پر ایک نظر" کے زیر عنوان تقریر کی۔ آپ کا مفصل لیکچر چونکہ کتابی صورت میں شائع ہو چکا ہے اس لئے بجائے کوئی خلاصہ پیش کرنے کے ہم احباب سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ اس رسالہ کو بکثرت منگوا کر نہ صرف خود مطالعہ کریں۔ بلکہ غیر احمدیوں میں بھی تقسیم کریں۔ تاکہ انہیں معلوم ہو کہ ان کا اس پیشگوئی پر اعتراض کرنا کس قدر ظلم اور انصاف کا خون کرنا ہے

جناب مولوی رحمت علی صاحب کی تقریر

شاہ صاحب کے بعد جناب مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا نے تقریر کی آپ نے مجمع الجزائر شرق الہند کے تبلیغی حالات اور اہم کوائف کا ذکر کرتے ہوئے اپنے تبلیغی حالات کا ذکر کیا۔ اور بیان کیا کہ ۱۹۲۶ء میں میں پہلی بار سماٹرا گیا جہاں عیسائی مشن ترقی پر تھا۔ میں نے تبلیغ احمدیت کی۔ اور چونکہ وہ لوگ ہمارے اس علاقہ کی طرح متعصب نہیں انہوں نے میری طرف توجہ کی اور عیسائیت میں داخل ہونے سے رک گئے۔ عیسائیوں کا یہ قول ہے۔ کہ اگر یہ جزائر ہم نے عیسائی بنا لئے تو گویا ہم نے سب دنیا کو عیسائی بنا لیا۔ میں بھی کہتا ہوں کہ اگر ان لوگوں نے احمدیت قبول کر لی تو گو ساری دنیا نہیں مگر اس کا اکثر حصہ احمدیت سے وابستہ ہو جائیگا کیونکہ یہ لوگ کثرت سے حج کرنے کے لئے جاتے ہیں اور وہاں آزادی سے اپنا مافی الضمیر لوگوں کے سامنے پیش کر دیتے ہیں وہ دریں تبلیغ ہے۔ سماٹرا میں مرکز پاڈانگ شہر تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ اور بعض مناظروں میں کامیابی کی وجہ سے متعصب لوگ بھی احمدی ہو جاتے رہے۔ ۱۹۳۰ء میں میں واپس آیا اور اس کے تقریباً ایک سال کے بعد مجھے جاوا بھیجا گیا۔ میرا تبلیغ کے متعلق یہ طریق تھا کہ میں پہلے ان لوگوں کی عادات و اخلاق کا اندازہ کر لیا کرتا تھا۔ بعد میں ان کے خیالات و عادات و رسوم کے مطابق ان میں تبلیغ کرتا تبلیغ کا انتظام وہاں نہایت عمدہ ہے مردوں کے علاوہ عورتیں بھی تبلیغ میں حصہ لیتی ہیں۔ اس کے بعد ½۱۲ بجے کے قریب یہ اجلاس برخواست ہوا۔ اور دوسرا اجلاس میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرانے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فضائل القرآن پر تقریر کی۔ جس کی مفصل خبر دوسری جگہ درج ہے۔

انصار اللہ کا جنرل اجلاس

قادیان ۲۹ دسمبر۔ آج ۱۰ بجے صبح انصار اللہ کا جنرل اجلاس زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا۔ جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب اور جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ موجود تھے بیرونی جماعتوں کے سکرٹریان تبلیغ اور دیگر افراد انصار اللہ جلسہ میں شامل تھے مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری جنرل سکرٹری انصار اللہ نے سالانہ رپورٹ سنائی اس کے بعد مختلف دوستوں نے تبلیغی حالات کو مد نظر رکھ کر اصلاحی تجاویز پیش کیں اور بحث و تمحیص کے بعد حسب ذیل باتیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

(۱) انصار اللہ کے اجلاس ہفتہ وار ٹریننگ کے لئے کئے جائیں وہ جماعتیں جو اپنے مرکزی حالات کے مطابق ہفتہ وار اجلاس نہ کر سکتی ہوں وہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے دفتر سے پندرہ روزہ اجلاس کے لئے اجازت حاصل کر سکتی ہیں۔

(۲) تبلیغ کے لئے ہر جماعت انصار اللہ ایک سنٹر مقرر کر کے ارد گرد کے دیہات میں تبلیغ کرے پھر اس کی رپورٹ باقاعدہ دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ میں ارسال کی جائے

(۳) ٹریکٹوں کے متعلق یہ تجویز پاس ہوئی کہ اس بارے میں پہلا طریقہ ہی آئندہ بھی جاری رکھا جائے زیادتی صرف اس امر کی ہونی چاہئیے کہ نظارت دعوت و تبلیغ کے زیر تجویز جو

۲ پاکٹ بک شائع ہو نیوالی ہے جلد شائع کی جائے

(۴) انصار اللہ کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مجلس مشاورت کے موقعہ پر یہ تجویز پیش کی جائے کہ یوم التبلیغ تمام جماعتوں کے لئے بجائے ششماہی کے ماہانہ مقرر فرمایا جائے۔ یہ تجاویز پاس ہونیکے بعد جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے تقریر کی۔ جس میں اپنے عزیزوں اور دوسم

[illegible]

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیعت

جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کرنے والوں کی تعداد اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۲۹ دسمبر ۸ بجے شب تک ۵۱۰ تک پہونچ چکی ہے

میں اپنی ڈیوٹیوں کو سرانجام دیتے رات کو بیرونی جماعتوں کی قیامگاہوں پر جاتے۔ مہمانوں کا ایک دوسرے سے تعارف کراتے۔ اور نوواردین کو تبلیغ احمدیت کرتے غرض اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے جلسہ سالانہ بخیر وخوبی اور نہایت کامیابی کے ساتھ

احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کے جلسہ میں

آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر

۲۶ دسمبر ساڑھے چھ بجے شب احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کے زیر اہتمام مسجد اقصےٰ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب نے احمدی نوجوانوں کے نصب العین پر انگریزی زبان میں تقریر فرمائی:

آپ نے فرمایا۔ زندگی کی راہنمائی کے لئے کسی نہ کسی نصب العین کا موجود ہونا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن چاہیئے کہ وہ نصب العین جامع اور ہمہ گیر ہو۔ میں اس وقت احمدی نوجوانوں کے سامنے جو نصب العین پیش کروں گا۔ وہ وہی ہے۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے ایک گذشتہ خطبہ میں بیان فرما چکے ہیں اور میرا یہ لیکچر اسی نصب العین کی تشریح

باقی دیکھیں صفحہ ۱۲ پر

موسمی کیفیت

۲۶ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں مطلع ابر آلود ہوگیا اور کچھ بوندیں بھی پڑیں۔ اور ہوا میں خنکی رہی۔ لیکن ۲۷ ۲۸ دسمبر کو مطلع بالکل صاف رہا

نمائش

حسب معمول اس دفعہ بھی نمائش گاہ جامعہ احمدیہ کی گراونڈ میں بنائی گئی۔ دکانیں کافی تھیں۔ دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ کی جرابیں۔ یونیورسل فٹ ویر کے بوٹ اور دیگر اشیا ارزاں نرخوں پر فروخت ہوتی رہیں۔ نمائش گاہ کے انچارج محمد عبد اللہ صاحب اوورسیر تھے۔

طبی انتظام

اس سال گذشتہ سالوں کی نسبت طبی انتظام کو بہت زیادہ وسعت دی گئی تھی۔ چنانچہ نور ہسپتال کے علاوہ مدرسہ احمدیہ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول دوکان بھائی محمود احمد صاحب۔ محلہ دار الرحمت اور محلہ دار البرکات میں بھی ضرورت مند احباب کے لئے طبی امداد مہیا کرنے کا انتظام موجود تھا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا تازہ کلام

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی یہ تازہ نظم ۲۷ دسمبر حضور کی تقریر سے قبل ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی:

میری نہیں زباں جو اس کی زباں نہیں
میرا نہیں وہ دل کہ جو اس کا مکاں نہیں

ہے دل میں عشق پر مرے مونہہ میں زباں نہیں
نالے نہیں ہیں آہیں نہیں ہیں فغاں نہیں

فرقت میں تیری حالِ دلِ زار کیا کہیں
وہ آگ لگ رہی ہے کہ جس میں دھواں نہیں

قرباں ہوں زخمِ دل پہ کہ سب حال کہہ دیا
شکوہ کا حرف کوئی مگر درمیاں نہیں

کیوں چھوڑتا ہے دل مجھے انکی تلاش میں
آوارگی سے فائدہ کیا۔ وہ کہاں نہیں

مطلوب ہے فقط مجھے خوشنودیٔ مزاج
امید حور و خواہشِ باغِ جناں نہیں

جلوہ ہے ذرہ ذرہ میں دلبر کے حسن کا
سارے مکاں اسی کے ہیں وہ لامکاں نہیں

مشتاق ہے جہاں کہ سنے معرفت کی بات
لیکن حیا و شرم سے چلتی زباں نہیں

یارب تری مدد ہو تو اصلاحِ خلق ہو
اٹھنے کا ورنہ مجھ سے یہ بارِ گراں نہیں

کھویا گیا خود آپ کسی کی تلاش میں
کچھ بھی خبر نہیں کہ کہاں ہوں کہاں نہیں

اے دوست تیرا عشق ہی کچھ خام ہو تو ہو
یہ تو نہیں کہ یار ترا مہرباں نہیں

ایماں جس کے ساتھ نہ ہو قوتِ عمل
کشتی ہے جس کے ساتھ کوئی بادباں نہیں

انتخاب پنجاب اسمبلی حلقہ تھانہ جات کھاریاں کے متعلق اعلان

اس سے پہلے اگرچہ اعلان ہو چکے ہیں۔ مگر اب پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو امیدوار ووٹ جماعت ہائے احمدیہ متعلقہ حلقہ لینا چاہے اسے ہدایت کردیں۔ کہ وہ مرکز میں اپنی درخواست بھیجکر فیصلہ کرالے۔ بغیر مرکزی ہدایت کے کوئی جماعت یا کوئی احمدی فرد کسی امیدوار سے کوئی وعدہ نہ کریں نہ کوئی مدد دیں۔ ناظر امور عامہ وخارجہ قادیان

اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ اتنے بڑے ہجوم کا ہر طرح اپنے آپکو مطمئن اور باآرام پانا محض اللہ تعالےٰ کے خاص فضل واحسان کا ثبوت ہے اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا بھی نشان ہے۔ کیونکہ اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ کی نصرت و تائید اور نصرت سلسلہ احمدیہ کے شامل حال ہے

مبلغین کی مصروفیتیں

مبلغین سلسلہ جو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مرکز میں موجود تھے۔ علاوہ جلسہ گاہ

460

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ شوال ۱۳۵۵ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ ۱۹۳۶ء میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی دوسری تقریر

فضائل قرآن پر تقریر کا خلاصہ

قادیان ۲۹ دسمبر۔ کل حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نماز ظہر و عصر مسجد نور میں پڑھا کر اللہ اکبر کے نعروں کے درمیان سوا تین بجے سٹیج پر تشریف لائے۔ اور تشہد۔ تعوذ۔ سورہ فاتحہ اور سورہ نمل کی چند آیات کی تلاوت فرمانے کے بعد تقریر شروع فرمائی۔

پیغامات

تقریر سے قبل حضور نے ہندوستان اور غیر ممالک کے مختلف مقامات مثلاً کمپالہ عدن۔ کولمبو۔ کنڑی (سندھ) پٹیالہ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ حیدر آباد دکن۔ ناسک سکندر آباد۔ میرپور خاص۔ لدھیانہ۔ کھاریاں سری نگر۔ رنگون۔ علی پور۔ نبی سر روڈ سیھوان (سندھ) کراچی۔ بہاول پور سنبل پور۔ دہلی اور شاہجہانپور کے ان احباب کے پیغامات پڑھ کر سنائے جنہوں نے بذریعہ تار جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے احباب کو السلام علیکم کہا۔ اور دعا کی درخواست کی تھی۔

پھر جگہ نہ ملنے کے باعث جلسہ گاہ سے باہر کھڑے ہونے والے اصحاب کے لئے گنجائش نکالنے کے لئے حضور نے سکڑ کر بیٹھنے کی ہدایت فرمائی۔ اور منتظمین جلسہ کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ اگر جلسہ کے شروع ہونے سے ایک روز پیشتر ہی جلسہ گاہ کو وسیع نہ کرا دیتا۔ تو لوگ کسی صورت میں نہ سما سکتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر سال توقع سے کہیں بڑھ چڑھ کر لوگوں کو کھینچ کے آتا ہے۔

فضائل القرآن

اس کے بعد حضور نے فرمایا:-
آج کا مضمون پھر اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جو تین سال پہلے میں بیان کر رہا تھا۔ یعنی فضائل القرآن درمیان میں تین سال ناغہ اس لئے ہوا۔ کہ رمضان کے باعث لمبی تقریر نہیں کی جا سکتی تھی۔ اس وقت بھی طبیعت کی خرابی کی وجہ سے میں لمبی تقریر نہیں کر سکتا۔ تاہم میں نے ضروری سمجھا۔ کہ آج اس مضمون کا کوئی مختصر حصہ ہی ادا ہو جائے۔

اصل مضمون شروع کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:-

دنیا کے تمام مذاہب اپنی فضیلت کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ اور اپنی مذہبی کتب کو افضل الکتب کہتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ خود ان کی کتب کو یہ دعوےٰ نہیں۔ میں نے آج تک کوئی کتاب سوائے قرآن مجید کے نہیں دیکھی۔ جو اپنے افضل الکتب ہونے کا دعوےٰ کرتی ہو۔ ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ قرآن کریم ساری کتابوں سے افضل ہے۔ لیکن کس طرح؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب دینا مسلمانوں کے ذمہ ہے غیر مذہب کے لوگ عموماً قرآن کریم نہیں پڑھتے اس لئے ان پر ان کے مطالب نہیں کھلتے لیکن ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ان تک یہ بات پہنچائیں۔ اور ثابت کر دیں۔ کہ قرآن کریم باقی سب الہامی کتابوں سے افضل اور اعلیٰ کتاب ہے۔

اس سلسلہ میں پانچ لیکچر دیئے جا چکے ہیں ایک لیکچر ۱۹۲۸ء میں تمہیدی طور پر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد ۱۹۲۹ء ۱۹۳۰ء ۱۹۳۱ء اور ۱۹۳۲ء میں چار تفصیلی لیکچر فضائل القرآن پر دئے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب کتاب براہین احمدیہ لکھی تو اس میں دعوےٰ کیا کہ اسلام کی سچائی کے ثبوت کے لئے تین سو دلائل دیئے جائیں گے۔ میں نے اس مضمون پر جب غور کیا۔ تو مجھے اسلام کی برتری کے بہت سے دلائل معلوم ہوئے۔ میں نہیں جانتا۔ کہ میں اپنی زندگی میں اس مضمون کو مکمل کر سکوں۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ نے اس مضمون کو پورا کرنے کی توفیق دی۔ تو اول تو یہ قرآن کریم کی تفسیر کا ایک نہایت اعلیٰ دیباچہ ہو گا۔ اور دوسرے اس رنگ میں "براہین احمدیہ" کی تکمیل بھی ہو جائے گی۔ گو اس کی تکمیل بعد میں اور رنگ میں بھی ہو گئی۔ لیکن اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پہلی خواہش بھی پوری ہو جائے تو مخالفوں کا یہ اعتراض مٹ جائے گا۔ کہ آپ نے قرآن کی فضیلت کے تین سو دلائل پیش نہیں کئے۔

اسی ضمن میں حضور نے فرمایا:-
بعض لوگ براہین احمدیہ کے متعلق یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ مولوی چراغ علی صاحب اس کے مضامین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھ کر بھیجا کرتے تھے لیکن اس اعتراض کی لغویت اسی سے ظاہر ہے۔ کہ مولوی چراغ علی صاحب کی اپنی تصنیفات براہین احمدیہ کے مقابلہ میں کچھ حقیقت نہیں رکھتیں اور ان میں اس معرفت کا سینکڑواں حصہ بھی نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ میں بیان فرمائی ہے۔ پھر اب میں جو کئی سال سے مضمون بیان کر رہا ہوں۔ وہ کون سے مولوی چراغ علی لکھ کر دے رہے ہیں۔

اس کے بعد فرمایا۔ آج میں قرآن کریم کی جو فضیلت بیان کروں گا۔ وہ یہ ہے کہ جہاں ہر کتاب میں بعض باتیں مشکل ہوتی ہیں۔ اور بعض مسائل سمجھ میں نہیں آتے یا ان میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ وہاں قرآن کریم میں یہ مشکل پیش نہیں آتی قرآن کریم کے احکام بالکل واضح ہیں۔ مشکل مضامین عموماً دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک باریک فلسفہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان کے سمجھنے کے لئے عارف اور سمجھانے کے لئے بھی عالم کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً ہر شخص قرآن کریم سے ان باریکیوں کو نہیں سمجھ سکتا۔ جو توحید سے تعلق رکھتی ہیں۔ گو وہ یہ ضرور سمجھ لے گا۔ کہ قرآن کسی دوسرے خدا کا قائل نہیں۔ دوسری قسم ان مضامین کی ہوتی ہے جن میں ایسے مطالب بیان کئے گئے ہوں۔ جو علمی نہ ہوں۔ لیکن وہ ایسی زبان میں بیان کئے گئے ہوں۔ جس کو تشبیہ اور استعارہ کہتے ہیں۔

الہامی کتابوں میں ضرور دوسرا یہ مشکل پیش آتی ہے۔ کیونکہ لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ اللہ کی کتاب ہے۔ اور اس میں جو تشبیہ یا استعارہ استعمال ہوا ہے۔ وہ حقیقت ہے۔ اس کے دوسرے معنے نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح انبیاء کی باتوں میں مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔ الہامی کتابوں کے مطالب سمجھنے میں ایک مشکل یہ بھی ہے کہ ان کی ترتیب عام کتابوں سے جدا ہوتی ہے۔ اور جاہل لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ ترتیب ہے ہی نہیں۔

اس کے بعد حضور نے الہامی کتابوں کی ترتیب کی حکمتیں بیان فرمائیں۔ اور ان سے فائدہ اٹھانے کے طریق بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اول۔ انسان سارے کلام کو پڑھے اور بار بار پڑھے۔ دوم۔ اس وقت پڑھے جب اس کے دل میں محبت اور اخلاص کا جوش ہو۔ جن لوگوں کا جذبہ محبت ہر وقت کامل ہو۔ وہ جب چاہیں پڑھیں لیکن جن میں جذبہ محبت ہر وقت موجود نہیں رہتا۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس وقت پڑھیں جس وقت ان کے دل میں محبت کے جذبات ابھر رہے ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوم - قرآن کریم کو اس یقین کے ساتھ پڑھا جائے۔ کہ اس کے اندر غیر محدود خزانہ ہے۔ جو شخص یہ یقین رکھتا ہے۔ وہی اس میں کامیاب ہوتا ہے۔ اور قرآن کریم میں یقیناً اللہ تعالےٰ نے ایسے مطالب رکھے ہیں۔ کہ اگر انسان غور کرے۔ تو یہ خزانہ ختم ہی نہیں ہو سکتا۔

الہامی کتابوں کے مطالب کے متعلق دوسری مشکل جو پیش آتی ہے۔ وہ تشبیہ اور استعارہ کی ہوتی ہے۔ ہر زبان میں تشبیہ اور تمثیل کا استعمال موجود ہے۔ اور یہ امر زبان کے کمال پر دلالت کرتا ہے۔ تشبیہ اور استعارہ ایسی ضروری چیز ہے۔ کہ اس کے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا ان کے استعمال سے مضامین خوبصورت اور مزین ہو جاتے ہیں۔ اس لئے الہامی کتابیں بھی اسے استعمال کرتی ہیں۔ لیکن بعض لوگ ان سے ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ یا تو وہ یہ کہنے لگ گئے۔ خدا کے ہاتھ آنکھ۔ کان ہیں یعنے خدا کے تجسم کے قائل ہو گئے۔ یا جن کے دل میں فلسفہ کا جوش تھا وہ دوسری طرف نکل گئے۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ جب قرآن کریم کہتا ہے کہ نماز پڑھو تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ نماز پڑھی جائے بلکہ یہ ہے کہ خدا سے محبت پیدا کی جائے۔ اسی طرح روزہ اور حج کو بھی تاویل کے رنگ میں ڈھال لیتے ہیں۔ ایسے اشخاص بالکل سوفسطائی بن جاتے ہیں۔ ان کے نزدیک خدا ایک طاقت کا نام۔ فرشتے اخلاق کا نام اور جنت دوزخ قومی ترقی و تنزل کا نام ہو جاتا ہے۔ بعض قوموں میں ایک ہی وقت میں یہ دونوں باتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ عیسائیوں میں دونوں باتیں موجود ہیں۔ وہ اپنے فائدے کے مطابق استعارے کو حقیقت اور حقیقت کو استعارہ بنا لیتے ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کلام الٰہی میں استعارہ کو اس قدر استعمال کیا گیا ہے۔ اور اس سے خطرات پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے تو اس خطرے میں کیوں ڈالا گیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ استعارے کی بعض ضرورتیں بھی ہیں۔

(ا) مثلاً اس کی پہلی ضرورت اختصار ہے۔ تشبیہ اور استعارے میں جو اختصار پیدا ہو سکتا ہے۔ اور کسی طریق سے نہیں ہو سکتا۔ اس ضمن میں مثال کے طور پر حضور نے اللہ تعالےٰ کے خالق الازواج ہونے کی صفت کی لطیف تفسیر فرمائی

(ب) دوسری ضرورت یہ ہوتی ہے کہ وسعت نظر پیدا کی جائے۔ مثلاً قرآن کریم میں یہودیوں کے متعلق بندر اور سور کے جو الفاظ آئے ہیں اگر ان کی جگہ صفت کے رنگ میں الفاظ استعمال کئے جاتے۔ تو ان سے ہرگز پورا مضمون ادا نہ ہو سکتا

(ج) تشابہ کی ضرورت تبعید کے لئے ہوتی ہے یعنی مضمون کو اونچا کرنا اور نظر کو وسیع کرنا مدنظر ہوتا ہے۔

(د) تقریب مضمون کے لئے بھی استعارہ ضروری ہوتا ہے۔ چونکہ بعض مضامین کا سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے تشبیہ اور استعارے کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ اور اسے ترک نہیں کیا جا سکتا جہاں وسعت مضمون اور اختصار درکار ہو گا استعارہ ہی کام دے گا۔ علاوہ ازیں رویا میں بھی استعارات سے کام لیا جاتا ہے۔ چنانچہ بعض دفعہ انسان ایک چیز دیکھتا ہے۔ جس سے مراد بالکل اس کے برعکس ہوتی ہے۔ غرض بنی نوع انسان اور خدا تعالےٰ کی متفقہ شہادت یہ ہے کہ استعارات کے بغیر چارہ نہیں۔

باقی رہے خطرات۔ تو میں انہیں تسلیم کرتا ہوں۔ لیکن اگر وہ خطرات دور کئے جائیں تو بلاشبہ وہ کلام جو ان خطرات کا ازالہ کرتا ہے۔ بہترین کلام سمجھا جائے گا۔ پہلی الہامی کتابوں نے استعارات استعمال کئے۔ اور ان کو سمجھنے کے لئے ان میں اندرونی شہادت موجود نہیں ہوتی تھی۔ کچھ بعد میں آنے والے نبی اس کا مطلب بتلاتے تھے۔ مگر قرآن کریم چونکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ اس لئے اس میں استعارات کے حل کے لئے دو باتیں رکھی گئی ہیں۔

اول۔ بعثت مامور (یعنی بیرونی شہادت)

دوم :- اندرونی شہادت

پہلی کتب میں استعارہ سے جو غلطی پیدا ہوتی تھی۔ وہ دور نہ ہو سکتی تھی لیکن قرآن کریم کے متعلق جو غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے۔ اسے فوراً دور کیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کے استعارہ کو کوئی شخص حقیقت نہیں بنا سکتا۔ اور حقیقت کو استعارہ بنا سکتا ہے:

آل عمران رکوع ۱ کی ایک آیت سے حضور نے محکمات و متشابہات کے اصول کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔ قرآن کریم کے سمجھنے والوں کے سامنے دونوں باتیں ہوتی ہیں۔ جب وہ غلطی سے استعارے کو حقیقت قرار دیں تو وہ دوسری جگہ دوسرے مضامین کو جھٹلانے والے ٹھہرتے ہیں۔ اس لئے اس طرح ان کو تنبیہ کی جاتی ہے۔ اور جب وہ دونوں مضامین کو ملا کر دیکھتے ہیں۔ اور استعارے کو استعارے کے معنوں میں لیتے ہیں۔ تو دونوں مضمون متفق ہو جاتے ہیں۔

اس ضمن میں حضور نے قرآن کریم سے احیاء موتے کی مثال پیش فرمائی۔ اور فرمایا کہ لوگ اس کا یہ مطلب لیتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام مردے زندہ کیا کرتے تھے لیکن قرآن کریم میں دوسری جگہ آیا ہے۔ کہ مردہ کی روح کبھی دنیا میں واپس نہیں آتی۔ اب اگر مردوں سے حقیقی مردے مراد لیں تو دونوں آیتیں جھٹلانی پڑتی ہیں۔ لیکن اگر روحانی مردے مراد لیں۔ تو دونوں آیتیں صحیح ثابت ہو جاتی ہیں۔ گویا اس طرح قرآن کریم کی آیات ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں۔ اور ان میں اختلاف پیدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قرآن کریم میں مستعمل استعاروں کا حل خود قرآن کریم میں موجود ہے۔

اس کے بعد حضور نے سورۃ نمل کی آیات ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ کی جن میں حضرت سلیمان کے ذکر کے متعلق الطیر۔ جنوں۔ انسانوں اور طیور کے لشکروں اور وادی نمل کا ذکر ہے نہایت لطیف تفسیر فرمائی ہے۔ اور ان معنوں کی لغویت ظاہر فرمائی جو موجودہ زمانہ کے جاہل مولوی ان آیات میں مستعمل استعارات کو حقیقت پر محمول سمجھتے ہوئے کرتے ہیں۔ اسی طرح سورۃ سبا رکوع ۲ سورۃ انبیاء رکوع ۶ اور سورۃ ص رکوع ۲ کی ان آیات کی تفسیر فرمائی جن میں حضرت سلیمان اور حضرت داؤد کے متعلق واقعات درج ہیں۔ اور پہاڑوں کی تسخیر۔ جن۔ پہاڑوں کی تسبیح۔ طیر۔ ہدہد۔ نمل اور وادی نمل وغیرہ کے نہایت لطیف اور اعلےٰ اور ارفع مطالب بیان فرمائے۔

آخر میں فرمایا۔ قرآن کریم کا یہ عظیم الشان معجزہ ہے۔ کہ جب استعارہ کو حقیقت پر محمول کیا جاتا ہے۔ تو محکمات ایسا کرنے نہیں دیتیں۔ گویا استعاروں کے حل کرنے کے لئے قرآن کریم میں اندرونی شہادت موجود ہے۔ جس سے پہلی تمام کتب محروم ہیں۔ اور یہ ایک ایسی عظمت ہے۔ جو سوائے قرآن کریم کے اور کسی کو حاصل نہیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے چیلنج دیا۔ کہ کوئی دشمن قرآن کریم کا جو استعارہ چاہے پیش کرے میں اسے قرآن سے ہی حل کر دوں گا۔

آخر میں حضور نے تمام دوستوں کو متوجہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کوشش کرو کہ تم طیر بن جاؤ۔ اپنے اندر جوش ہمت اور اخلاص پیدا کرو۔ اڑو آسمان کی طرف۔ اپنی نظریں ہمیشہ اونچی رکھو۔ نیچے مت دیکھو۔ معمولی معمولی باتوں کے پیچھے مت پڑو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ تمہیں طائر بنانا چاہتا ہے۔ تم مسلمان ہو اور مسلمان کے برابر دنیا میں کوئی چیز نہیں۔ پس فائدہ اٹھاؤ میرے اس وعظ سے اور گھروں میں اس ارادے سے جاؤ کہ آئندہ چوہے اور چھپکلیاں نہیں بنیں گے بلکہ طائر بنیں گے۔ اور خدا کی آواز کو سننے کی کوشش کریں گے آخر میں دعا پر جلسے کو ختم کرونگا۔ پس دعائیں کرو اپنے لئے۔ اپنے رشتہ داروں کے لئے۔ احمدیوں کی روحانی ترقی کے لئے۔ غیر احمدیوں کی ہدایت کے لئے شہر والوں کے لئے ہمسایوں کے لئے اور ملک والوں کے لئے اور خصوصیت سے جماعت کے لوگوں کے لئے کہ اللہ تعالےٰ ان میں سچا تقدس اور سچی نیکی پیدا کرے۔ ان کو اپنی محبت عطا کرے اور ایسی محبت عطا کرے جس کے مقابلہ میں دنیا کی تمام محبتیں سرد ہو جائیں۔ دعا کرو اللہ تعالےٰ آپ کو اعلےٰ کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔ دنائت۔ کمینگی اور چھوٹے خیالات سے محفوظ رکھے ہماری قربانیوں میں وسعت دے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اسلام کی اشاعت کریں۔ خدا کے نام کو دنیا میں پھیلائیں۔ اور اپنی زندگیوں کو اس کے دین کے لئے وقف کر دیں۔ پھر مبلغوں کے لئے دعا کرو۔ جو وطن کو چھوڑ کر باہر گئے ہوئے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کے عمل میں برکت ڈالے اور ان کی کوششوں میں برکت ڈالے فرشتے انکی مدد کریں۔ ان کی زبانوں میں تاثیر پیدا ہو۔ خدا تعالےٰ کی محبت کے جذبات ان میں موجزن ہوں۔ دعا کرو کہ اللہ تعالےٰ ہماری آئندہ نسلوں کو پاک بنائے۔ جو نقص ہم میں ہیں ان کو نہ ملیں۔ وہ خوبیوں کے وارث ہوں وہ ہم سے زیادہ طاقت اور علم والے ہوں۔ پس دعا کرو کہ اللہ تعالےٰ ہم پر زیادہ سے زیادہ برکات نازل کرے۔ دشمنوں کو ہدایت دیدے یا انہیں

461
Digitized by Khilafat Library Rabwah

زات و ہستی باری تعالیٰ

ہے۔ جو جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور ۲۶ دسمبر ۱۹۳۶ء جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کی:- (ایڈیٹر)

(۱)

میری تقریر کا عنوان:- "معجزات باری تعالیٰ" ہے۔ لیکن جس طرز پر یہ مضمون طیار کیا ہے اس میں تعالیٰ کے مسئلہ کا ذکر خاص نہیں آیا۔ ہاں ضمنی طور پر ہے سکے۔ کیونکہ معجزات۔ مذہب کا ایک ہیں۔ اور مذہب کا نکتہ مرکزی باری تعالیٰ ہے۔ اس لئے اب گو میری تمام تر توجہ اُن امُور پر ہی ہے۔ جو معجزات سے متعلق ہیں تاہم بین السطور "ہستی باری تعالیٰ" کا ہی ذکر سمجھنا چاہیئے

منفی ضرورت

اس ضرورت یوں پیدا ہوتی ہے کہ مذہب میں ایک نہایت اہم اصل ہے۔ اور ہم جو ایک اس پر ایمان رکھتے ہیں ایک منٹ کے لئے بھی مذہب کو معجزات سے خالی نہیں سمجھ سکتے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ زندہ اور قادر ہستی ہم سب کو مالک موجود ہو۔ اور وہ ہمیشہ پردہ میں چھپی رہے اور کبھی بھی بندوں پر اپنے آپ کو ظاہر نہ کرے۔ اور اپنے مقربوں سے تو ملنے کے لئے اپنے آپ کو خاک دیں۔ وہی معاملہ کرے جو دوسروں۔ ایسے حالات میں جبکہ لوگ اُسے ہوں۔ وہی معاملہ کرے جو دوسرے ہیں زندہ خدا کے تصور کے ساتھ تصور لازمی ہے۔ کیونکہ یہ کہ خدا تعالیٰ اور اس کی اکمل و اعلیٰ ظہور جو لوگوں کے لئے محبت نہیں ہو سکتا۔ لیکن

ہمارے زمانہ میں جو مذہبی انحطاط پایا جاتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں عام طور پر دینی امُور لوگوں کے ظنون اور شکوک کا شکار ہو گئے ہیں۔ معجزات کی حقیقت خاص طور پر لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو گئی ہے۔ اور اس کے سمجھنے میں ہمارا زمانہ خاص طور پر افراط یا تفریط سے کام لینے لگا ہے۔ یعنی یا تو بالکل انکار ہے۔ اور معجزات ایک بالکل بے معنی اور بے حقیقت چیز سمجھے جانے لگے ہیں۔ یا پھر ان کے بیان میں اس قدر غلو اور عدم احتیاط سے کام لیا جاتا ہے۔ کہ ایک ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کے متعلق معمولی ایمان۔ اور ادب کے جذبات اپنے اندر رکھتا ہے حیران ہو کر رہ جاتا ہے۔ کہ ان دو گروہوں میں سے کس کی مانے۔ اُن کی مانے جو معجزات کے وجود اور عدم وجود کو برابر بنا دیتے ہیں۔ یا ان کی مانے جو معجزات کو ایسا عام اور آسان سمجھتے ہیں۔ کہ نہ اُن پر ایمان لانا قابل جزا رہتا ہے اور نہ اُن کا انکار قابل سزا۔ کیونکہ جب کوئی بات ایسی عام اور کھلی کھلی ہو جائے کہ اس میں اخفا کا کوئی پہلو بھی نہ رہے تو اس کا ماننا ایک مجبوری ہے۔ اور نہ ماننا ضرور کسی دماغی بیماری کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ اور اس لئے ناقابل سزا۔

خوارق پر عامۃ الناس کی ہنسی

انکار کا یہ حال ہے۔ کہ جہاں کہیں مذہبی امُور کے سلسلہ میں کوئی خوارق بیان ہونے لگیں۔ سننے والے ایک دبی ہوئی ہنسی سے ان کا جواب دیتے ہیں۔ اور اب ہنسی سے بچنے کے لئے خود وہ لوگ جو اپنے آپ کو مذہب کا طرفدار بتاتے اور سمجھتے ہیں۔ معجزات کا انکار بڑی شد و مد سے کرتے ہیں۔ بلکہ اس پر فخر کرتے ہیں۔ کہ ہمارے مذہب میں کوئی معجزات نہیں۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ لوگ اپنے اپنے مذہب کی فضیلت یہ بیان کیا کرتے تھے۔ کہ ہمارے مذہب میں دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ معجزات ہیں اور اب یہ زمانہ ہے۔ کہ لوگ اپنے مذہب کی معقولیت اور برتری یہ سمجھنے لگے ہیں کہ اس میں معجزات نہیں۔ اور یہ حیرت کی بات نہیں۔ کہ ایک عام مذہبی انحطاط کے ہوتے ہوئے ایسے لوگ ہندوؤں عیسائیوں اور مسلمانوں سب میں پائے جاتے ہیں اوروں کے متعلق تو ہم کیا کہیں۔ کم سے کم مسلمانوں کے متعلق ہمیں یہ کہتے ہیں بہت شرم محسوس ہوتی ہے۔ کہ ان کا ایک بڑا طبقہ اور بظاہر روشن خیال طبقہ معجزات کا ایسا ہی منکر ہے۔ جیسے وہ لوگ جو مذہب سے بالکل بے تعلق ہوتے ہیں

بعض یوروپین لوگوں کے نزدیک اسلام کی تعریف

یورپ میں کچھ عرصہ ہوا۔ ایسے لوگ پیدا ہو گئے۔ جنہوں نے اسلام کی تعریف یہ کہہ کہہ کر کرنی شروع کی۔ کہ اس میں معجزات نہیں۔ ان کا مطلب تو غالباً یہ تھا۔ کہ عیسائیت کی طرح اسلام کا سارا مال چند معجزات ہی نہیں۔ بلکہ اس میں اخلاقی اور تمدنی تعلیم بھی ہے۔ اور نیز ان کی انفرادی اور مدنی زندگی کے سنوارنے کا سامان بھی ہے۔ لیکن بعض نادان مسلمانوں نے اسی تعریف کو غنیمت سمجھ اور یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ دیکھو۔ ہمارا مذہب کتنا اعلیٰ ہے۔ اس میں معجزات کا نام و نشان نہیں۔ یہ کہہ کر انہوں نے قرآن شریف اور صحیح روایتوں میں جو معجزات بیان ہوئے۔ ان کا بھی انکار کر دیا۔ اور اگر انکار نہ کیا۔ تو ان کی عجیب عجیب توجیہات کرنی شروع کر دیں۔

اقرارِ معجزات مذہبی بیداری سے پیدا ہوتا ہے

انکار کرنے والوں کے بعد اب اُن کا حال بھی سنئے۔ جو معجزات کا نہ صرف اقرار کرتے ہیں۔ بلکہ ہر رطب و یابس کو معجزات میں داخل کر لیتے ہیں۔ بادی النظر میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر انکارِ معجزات بے حسی سے پیدا ہوتا ہے۔ تو اقرارِ معجزات مذہبی بیداری سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ صحیح ہے۔ لیکن اُسی حد تک جس حد تک معجزات کی اصل حقیقت کو فراموش کر کے اس میں افراط کا پہلو اختیار نہیں کیا جاتا۔ اور اگر افراط اور غلو کا پہلو اختیار کر لیا جائے۔ تو یہ بھی سچے یقین اور سچی معرفت کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے پس افراط اور تفریط دونوں عدم ایمان کا ہی مظاہرہ ثابت ہوتے ہیں۔ جب کسی چیز کے متعلق اطمینان باقی نہیں رہتا۔ تو بعض طبائع انکار میں مبالغہ کرتی ہیں۔ اور بعض اس کے اقرار میں مبالغہ کرتی ہیں۔ اور اس کے باطن میں جو کمی معلوم ہوتی ہے۔ اس کو ظاہر کے غلو سے پورا کیا جاتا ہے۔ پس جس طرح معجزات کا انکار ہمارے زمانہ میں مذہبی ضعف کی علامتوں میں سے ایک بڑی علامت ہے۔ اُسی طرح معجزات کے متعلق مبالغہ اور عدم احتیاط بھی دراصل مذہبی ضعف کی ہی ایک علامت ہے انگریزی میں ایک اصطلاح PIOUS FRAUD ہے۔ جس کو اُردو میں بعض لوگ کذب بے ضرر کہتے ہیں یہ اصطلاح ان مبالغہ آمیز روایات کے متعلق یا اُن جھوٹی تفاصیل کے متعلق ہے۔ جو بعض لوگ دانستہ یا نادانستہ اپنی طرف سے گھڑ لیتے ہیں۔ تا کہ دینی باتوں کو تقویت حاصل ہو۔ لیکن ایسی باتوں سے دین کو تقویت تو کیا حاصل ہونی ہے۔ دین کی بدنامی اور ان کے بنانے والوں کی رسوائی ضرور ہوتی ہے۔ غور سے دیکھا جائے۔ تو کذب بے ضرر بھی انہی لوگوں سے سرزد ہوتا ہے جن کو سچا ایمان حاصل نہیں۔ اور ایسے زمانوں میں ترقی پاتا ہے۔ جب سچا ایمان مٹ چکا ہو۔

رسول کریمؐ اور صحابہؓ کی احتیاط

صحابہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ایمان کا نور کسے ملا ہے۔ وہ واقعات کے بیان کرنے میں کسی قسم کی کمی بیشی کرنا ایسا ہی گناہ عظیم سمجھتے تھے۔ کئی صحابہ اسی احتیاط کی وجہ سے روایتوں کے بیان کرنے سے عموماً پرہیز کیا کرتے تھے۔ کئی صحابہ بعض مواقع کی مصلحت سے اور کئی بعض لوگوں سے مخاطب ہوتے ہوئے روایتوں کے بیان کرنے سے پرہیز کرتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ان سے پوچھا جاتا تو وہ بتاتے کہ انہیں یہ ڈر ہے۔ کہ کہیں ان کی بیان کی ہوئی روایتوں میں رنگ آمیزی شروع نہ ہو جائے۔ صحابہؓ کے اس عظیم الشان وقار کا ہی یہ نتیجہ ہے۔ کہ بعد کے مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو معجزات کے بیان کرنے میں مبالغہ سے کام لیتے ہیں۔ ان کے وار سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کم از کم نسبتاً محفوظ ہیں۔ وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور دوسرے بزرگوں کے متعلق تو یہ کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے مردے زندہ کئے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسی بات عموماً بیان نہیں کرتے۔

افراط اور تفریط کا ازالہ

پس معجزات کے متعلق افراط ہو یا تفریط ہر دو اصل مذہبی ضعف کی ایک علامت ہے۔ اور ہمارے زمانہ میں چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ مذہب کو عموماً اور اسلامی تعلیمات کو خصوصاً از سر نو زندہ کرنے کے لئے آئے تھے۔ اس لئے آپ نے معجزات کے متعلق بھی دنیا کو صحیح عقیدہ دے کر ایک دفعہ پھر افراط اور تفریط دونوں کا ازالہ کیا۔ اور نوع انسان کو توازن اور یقین پر قائم کر دیا ہے۔ آپ نے معجزات کو ایک باقاعدہ علم کی شکل میں پیش کیا ہے۔ معجزات کی غرض اور ضرورت۔ معجزات کی تعریف اور معجزات کی اقسام سب کچھ بیان کی ہیں۔ پھر آپ نے معجزات کی وہ قطعی مثالیں قرآن شریف سے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے پیش کی ہیں۔ جن پر دشمن دلیری سے اعتراض کرتے تھے۔ اور جن کے بیان کرنے سے خود مسلمان شرماتے تھے۔ اور جن کے انکار میں ان میں سے بعض فخر بھی محسوس کرنے لگے تھے۔ اور پھر اسی پر بس نہیں۔ آپ نے ان تمام وساوس کو مٹانے کے لئے جو مسلمانوں میں اور دوسرے مذاہب میں زمانہ نبوت سے بُعد کی وجہ سے پیدا ہو چکے تھے۔ نیز یہ ثابت کرنے کے لئے کہ اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ خود اپنی زندگی میں وہ تمام اقسام معجزات دکھائے جن کے ذریعہ ہمیشہ خدا تعالےٰ اپنی ہستی کا اظہار کرتا چلا آیا ہے۔ چنانچہ خدا کے فضل سے جماعت اب ایک ایسے مقام پر کھڑی ہے۔ کہ معجزات کے متعلق افراط اور تفریط دونوں کا مقابلہ کر سکتی ہے ؂

سکاٹش فلاسفر ڈیوڈ ہیوم کا ایک مقالہ

معجزات کا انکار کرنے والے سکاٹش فلاسفر ڈیوڈ ہیوم کے ایک مقالہ کو بڑے فخر سے پیش کیا کرتے ہیں۔ میں نے اس مضمون کی طیاری کے لئے اس مقالہ کو توجہ سے پڑھا ہے۔ اور میں حیران ہوں کہ اس مقالہ کو لوگوں نے اس قدر اہمیت دے کیوں رکھی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ڈیوڈ ہیوم ایک بہت ہوشیار فلسفی اور ایک جید صاحب قلم گذرا ہے۔ لیکن اس کا معجزات والا مقالہ خلط خیالات کا قابلِ افسوس مظاہرہ ہے۔ اس سے یہ تو ضرور معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ عیسائیت سے بیزار تھا۔ اور ان مخصوص معجزات سے بالکل غیر مطمئن تھا۔ جن پر عیسائی مذہب کی بنیاد ہے۔ لیکن اس سے یہ پتہ نہیں لگتا۔ کہ اس نے معجزات کے متعلق سنجیدگی سے غور کیا ہے۔ بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح سے اپنی بیزاری کا اظہار کرنا چاہتا تھا سو وہ اس نے کر دیا۔

جہاں تک نفس معجزہ کا تعلق ہے وہ دو متضاد خیالات میں گھرا ہوا معلوم ہوتا ہے ایک کو چھوڑتا ہے تو دوسرے کو پکڑ لیتا ہے۔ اور دوسرے کو چھوڑتا ہے تو پہلے کو لے لیتا ہے۔ ایک خیال تو اس کا یہ ہے۔ کہ قانون قدرت اٹل چیز ہے۔ اور کوئی ایسا واقعہ رونما نہیں ہو سکتا جو قانون قدرت کے خلاف ہو۔ معجزات چونکہ قانون قدرت کو توڑتے ہیں اور معجزہ معجزہ نہیں۔ جب تک وہ کسی قانون قدرت کو نہ توڑے۔ اس واسطے معجزات ناممکن ہیں دوسرا خیال اسکا یہ ہے کہ کوئی واقعہ اگر پہلے دیکھنے یا سننے میں نہیں آیا۔ تو اس کو ماننے کے لئے کم از کم اس کے حق میں شہادت اس پایہ کی ہونی چاہئیے کہ اس شہادت کا جھوٹا ہونا اس واقعہ کے غلط ہونے سے زیادہ بعید از قیاس ہو ؂

ظاہر ہے کہ یہ دو خیالات بیک وقت نہیں چل سکتے۔ اگر معجزہ اس واسطے ناقابل قبول ہے۔ کہ وہ قانون قدرت کے خلاف ہے تو وہ بہر حال ناقابل قبول ہے۔ اس کے حق میں خواہ ہزار شہادات ہوں۔ وہ اس قابل نہیں کہ اس کی طرف توجہ کی جائے۔ پس تعجب ہے کہ جب ہیوم کو قانون قدرت پر پورا بھروسہ تھا۔ تو اس نے شہادت کے سوال کو اٹھایا ہی کیوں۔ اور اگر وہ شہادت کے مسئلہ کو معجزات کی بحث کے لئے مفید سمجھتا تھا تو اس نے قانون قدرت کے اٹل ہونے پر زور کیوں صرف کیا۔ ظاہر ہے کہ ہیوم کا مقصد صرف یہ تھا۔ کہ جس طرح بھی ہو معجزات پر اعتراض کیا جائے۔ اور اگر ایک پہلو سے اعتراض کامیاب نہ ہو۔ تو دوسرے پہلو سے سہی۔ لیکن دو متضاد پہلوؤں سے اعتراض کرنے سے اس کی نیت کا حال معلوم ہو گیا اور اعتراض کی حقیقت بھی واضح ہو گئی ؂

علمی مسلمات پر تبر

جو لوگ قانون قدرت پر بنیاد رکھ کر معجزات پر اعتراض کرتے ہیں۔ وہ تمام علمی مسلمات پر تبر رکھتے ہیں۔ چنانچہ خود ہیوم کے ہم نوا نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ ہیوم کا یہ کہنا غلط ہے کہ معجزات ناممکن الوقوع ہیں۔ ہم ہر معجزہ ماننے کے لئے طیار ہیں بشرطیکہ اس کے حق میں مناسب شہادت موجود ہو اور یہی معقول طریق ہے۔ علم کا ہر باب جو کھلتا ہے عجائبات قدرت کے ایک نئے میدان میں لے جاتا ہے۔ اور ایسی ایسی باتیں انسان کے دیکھنے سننے میں آتی ہیں جن کا پہلے خیال بھی نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے آئے دن اہل سائنس کو اپنے نظریوں کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنا پڑتا ہے۔ تا نئے واقعات اور عجائبات ان نظریوں میں سمٹتے چلے جائیں۔ اگر اہل سائنس پہلے روز سے ہی ہیوم کے قول پر عمل شروع کر دیتے۔ کہ کوئی واقعہ قانون قدرت کے خلاف نہیں ہو سکتا تو وہ کہاں تک پہنچتے۔ اول تو ہر سائنسدان اپنی دیکھی یا سنی ہوئی باتوں کے سوا باقی سب باتوں کو خلاف قدرت قرار دیکر انکی شہادت کو ناقابل غور سمجھ کر رد کر دیتا۔ اگر یہ نہ ہوتا تو ایک زمانہ کے سائنسدان فیصلہ کر دیتے کہ جو کچھ ہمارے تجربہ میں آچکا ہے۔ یہ تو قانون قدرت ہے۔ اب اس کے بعد جو کسی نئی بات کے دریافت کرنے کا دعوےٰ کرے۔ اس کا دعوےٰ بغیر سماعت کے خارج کر دیا جائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہر زمانہ میں ایسے فرسودہ خیال کے لوگ کچھ نہ کچھ رہتے ہیں۔ اور یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ جب کوئی انکشاف ہوتا ہے تو زمانہ کے بیکار کرتے اور ان کی مخالفت کرتے ہیں کہ ایسا آج تک کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر یہ سائنسدان خدا تعالےٰ کی صفات بھی رکھتے۔ اور ان عجائبات پر نظر ہوتی۔ جو خدا تعالےٰ نے اپنی قدرت کے ماتحت دنیا میں ہیں۔ اور جن کا کچھ کچھ مشاہدہ بھی رہتا ہے تو وہ نہ قانونِ علوم کو محدود مانتے اور ہمیشہ کے انکشاف کے لئے تیار رہ کر ترقی میں روک بننے کی بجائے ترقی کی رفتار کو تیز کر دیں۔ اصولی بات جو معجزات کے متعلق پیش نظر رہنی چاہیئے۔ وہ یہی ہے۔ اور ہم جو ان معجزات کو۔ جو قرآن میں یا صحیح روایتوں ہوئے ہیں۔ تو اسی وجہ سے مانتے ہیں کہ ان کے لئے شہادت موجود ہے۔

شق القمر

مثلاً شق القمر جس پر اس قدر اعتراض کئے ہیں۔ خود دشمنوں کی شہادت سے ثابت ہے قرآن شریف میں ہے۔ ویقولوا سحر مستمر جن لوگوں کے سامنے یہ واقعہ آیا۔ انہوں نے واقعہ سے انکار نہ کیا۔ بلکہ اس کو جادو کہا ہے۔ اس زمانہ کے مخالفین اسلام کے منہ۔ اور یہ واقعہ آہستہ آہستہ سے نکل کر اس وقت کی تمام دنیا میں شہرت پا گیا۔ تو کیوں نے قرآن شریف کے اس بیان کی تردید نہ کی۔ اور یہ کیوں نہ کہا۔ کہ چاند کے ٹکڑے ہوئے ہی نہیں۔ بلکہ کوئی ایسا دھوکا ہے۔ کسی واقعہ کی تفصیل میں اختلاف ہونا اور بات۔ لیکن نفس واقعہ کے متعلق اختلاف بالکل اور بات ہے ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس ہمارے ایمان کی بنیاد شہادت پر ہی ہے جن معجزات کو ہم مانتے ہیں۔ وہ بھی شہادت کی وجہ سے مانتے ہیں۔ اور جن کو نہیں مانتے۔ وہ بھی اسی وجہ سے نہیں مانتے کہ ان کے حق میں شہادت موجود نہیں۔ چنانچہ ہم نہیں مانتے کہ حضرت مسیح علیہ السّلام یا کسی اور بزرگ نے سچ مچ مردے زندہ کئے ہوں۔ اور یہ اسی لئے کہ جو شہادت ان کے حق میں بیان کی جاتی ہے۔ وہ معیار شہادت کے پایہ سے بالکل گری ہوئی ہے مثلاً انجیلوں کو ہی لے لو۔ خود یورپ میں محققین کے نزدیک ان کی حیثیت یہ نہیں۔ کہ ان کو اس زمانہ کا ریکارڈ کہا جا سکے کئی واقعات کے بیان کرنے میں ایک انجیل کا دوسری سے شدید اختلاف ہے۔ اور جن باتوں میں اتفاق ہے۔ ان میں بعض ایسی اہم تفاصیل غائب ہیں۔ کہ ایک ہی واقعہ کی کئی توجیہیں ہو سکتی ہیں۔ اور ایک سے زیادہ طور پر وہی واقعہ سمجھا جا سکتا ہے۔

ہاں ہم مسلمان ہونے کی حیثیت سے یہ مانتے ہیں۔ کہ انبیا کے ہاتھوں عام طور پر خوارق ظہور میں آئے ہیں۔ اور ہم ان تمام خوارق پر ایمان رکھتے ہیں جن کے متعلق قرآن شریف نے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے شہادت دی ہو یہی وہ معجزات ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی اپنی سنت کے مطابق ہوتے ہیں۔ اور جن سے خوارق اور معجزات کی اصل غرض پوری ہوتی ہے۔

اگر اسلامی روایتوں کے علاوہ بھی معجزات کا کوئی ریکارڈ ہے۔ اور وہ معجزات سنت اللہ کے خلاف نہیں۔ اور ان کی کوئی مفید غرض بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ تو ہمیں ان کے ماننے میں ذرا بھی تامل نہیں۔ بلکہ ربوبیت کا وسیع مفہوم جسے اسلام پیش کرتا ہے۔ اس کے رو سے ضروری ہے۔ کہ سب قوموں اور سب زمانوں میں خدا کی تائید سے خوارق دکھانے والے پیدا ہوئے ہوں۔ ہاں اگر سوال یہ ہو۔ کہ آج ان مذاہب میں سے وہ کونسا مذہب ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے منشاء کو پورا کرنے والا اور اس کی رضا کا رستہ دکھانے والا ہے۔ تو اس کا جواب یہی ہے۔ کہ جس مذہب کو آج معجزات اور خوارق کی تائید حاصل ہے۔ وہی مذہب آج خدا تعالےٰ کے منشاء کو پورا کرنے والا ہے۔ تمام اُن مذاہب میں سے جو آج بنی نوع انسان کو اپنی اپنی طرف بلا رہے ہیں۔ اور جن کی بنیاد تاریخی معجزات اور خوارق پر ہے اسی مذہب کا دعوےٰ ثابت شدہ سمجھا جائیگا۔ اور اسی کی تاریخ محفوظ سمجھی جائے گی۔ جو آج بھی اپنے حق میں معجزات پیش کر سکتا ہے۔

پروفیسر مارگولیتھ سے گفتگو

۱۹۱۷ء کا واقعہ ہے۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کا مشہور مخالف اسلام پروفیسر مارگولیتھ پنجاب یونیورسٹی کی دعوت پر لاہور آیا۔ اور دوران قیام لاہور میں وہ قادیان بھی آیا۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی۔ حضرت امیر المومنین نے اس کے سامنے یہی بات پیش کی۔ آپ نے فرمایا۔ بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی صداقت کی بنیاد محض ان تاریخی معجزات اور شواہد پر نہیں جو آپ کے زمانہ میں ظہور میں آئے اور جن کا ناقابل تردید ریکارڈ موجود ہے بلکہ آپ کی صداقت کی بنیاد ان شواہد پر بھی ہے۔ جو اس زمانہ میں آپ کی تائید میں دکھائے گئے ہیں۔ اس پر پروفیسر مارگولیتھ نے کہا۔ کہ اگر واقعی اس زمانہ میں بھی بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی تائید میں شواہد ملتے ہیں۔ تو پھر ان کی صداقت کو کوئی رد نہیں کر سکتا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔ آج ہر مذہب اپنی تعلیم اور اپنی تاریخ کو سچا بتاتا ہے۔ اور دوسرے کی تعلیم اور تاریخ کو جھوٹا۔ ان تعلیموں اور تاریخوں کا موازنہ اور مقابلہ ایک لمبی اور مشکل بلکہ بے نتیجہ بات ہے۔ اگر یورپ کے لوگ تحقیق مذاہب میں واقعی دلچسپی لیں۔ تو وہ یہ کر سکتے ہیں۔ کہ ایک کانفرنس منعقد کریں۔ جس میں تمام مذاہب کے نمائندے شامل ہوں۔ لیکن اس کانفرنس میں جیسا کہ عموماً ہوتا ہے۔ تاریخی دعووں سے بکلی اجتناب کیا جائے۔ اور اس بات پر سارا زور نہ صرف کیا جائے۔ کہ ہمارے مذہب نے یا ہمارے بزرگوں نے یہ کیا اور وہ کیا۔ بلکہ ہر مذہب کا نمائندہ یہ بات پیش کرے کہ وہ آج اپنے مذہب کی تائید میں کیا عجائبات پیش کر سکتا ہے اگر ایسی کانفرنس ہو اور ہر مذہب اپنی زندگی کا عملی ثبوت پیش کرنے کے لئے آگے آئے تو صرف اس مذہب کے دعاوی کو صحیح اور سچا سمجھا جائے۔ جس کے عجائبات کا ہم آج بھی مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ اور اسی کی تاریخ اور اُسی کے ماضی کو محفوظ سمجھا جائے۔ جس کا حال محفوظ ہے۔

اس پر پروفیسر صاحب نے پوچھا۔ کہ کیا آپ ان معجزات کو مانتے ہیں۔ جو دلائل النبوت میں درج ہیں؟

حضور نے جواب دیا۔ کہ ہم ان تمام معجزات پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو قرآن شریف اور صحیح احادیث میں درج ہیں۔ بلکہ ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ ہر زمانہ میں دکھائے جا سکتے ہیں۔ اور ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ دوسرے لوگ بھی اپنے بزرگوں کے معجزات کو دکھا سکتے ہیں۔ یا نہیں؟

پروفیسر مذکور نے پوچھا۔ کیا آپ شق القمر کو بھی مانتے ہیں؟

حضور نے جواب دیا کیوں نہیں جب اس کا ذکر خود قرآن شریف میں آیا ہے۔ تو کون مسلمان ہے۔ جو اس سے انکار کرے۔

پروفیسر نے پوچھا کیا یہ بھی دوبارہ دکھایا جا سکتا ہے؟ حضور نے جواب دیا کہ ہاں ہر وقت دکھایا جا سکتا ہے۔ اور اسی طرح جس طرح قرآن شریف میں مذکور ہے۔ اور قرآن شریف میں آتا ہے۔ کہ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ یعنی چاند کا شق ہونا ایک عظیم الشان گھڑی کے قریب آجانے کی علامت ہے۔

پس یہ دیکھنا چاہیے۔ کہ چاند کے شق ہونے کے واقعہ میں جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اوروں نے بھی دیکھا۔ کس گھڑی کی آمد کی طرف اشارہ تھا؟ جب اس سوال پر غور کریں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ چاند دراصل مشرکین عرب کے عروج کا نشان تھا۔ اور جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چاند کو ٹکڑے ہوتے دیکھا۔ تو اس کے یہ معنے تھے۔ کہ مشرکین عرب کے عروج کے اب ٹکڑے ہونے والے ہیں۔ پس انہی معنوں میں آج بھی یہ معجزہ دکھایا جا سکتا ہے۔

چاند سے عرب کا عروج مراد لینے کی وجہ

ہم چاند سے عرب کا عروج کیوں مراد لیتے ہیں؟ اس کی سند ہمیں ایک واقعہ سے ملتی ہے۔ جو خیبر سے تعلق رکھتا ہے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خیبر کی مہم طے کرنے کے لئے صحابہ کو لے گئے۔ تو وہاں کے سردار کی لڑکی صفیہ نام نے خواب میں دیکھا۔ کہ چاند اس کی گود میں ہے۔ جب اس نے یہ خواب اپنے باپ کو سنایا۔ تو باپ نے اس کو ڈانٹا اور کہا کہ تو عرب کے بادشاہ سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ لیکن اس سردار کو معلوم نہ تھا۔ کہ یہ خواب ہو بہو پوری ہوئی۔ خیبر فتح ہوا۔ اور صفیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں داخل ہوئیں۔ پس خیبر کے سردار کی تعبیر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مشرکین عرب کے نزدیک چاند نشان تھا قبل از اسلام عربوں کے غلبہ ریاست اور حکومت کا۔ اور اس کے ٹکڑے ہونے کے یہ معنی یہ تھے۔ کہ اس غلبہ کا اب خاتمہ ہے۔

ضرورت رشتہ

ایک معزز اور صاحب حیثیت دوست جن کی بیوی فوت ہو چکی ہے کوئی اولاد نہیں۔ نکاح ثانی کے خواہشمند ہیں۔ لڑکی کی عمر ۲۰ سال سے ۳۰ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ بیوہ بھی ہو تو چنداں مضائقہ نہیں۔ مگر پہلی اولاد کوئی نہ ہو۔ صورت و سیرت کی خوبی اور دینداری و سلیقہ شعاری ضروری ہے۔ قومیت کی کوئی قید نہیں۔ مفصل حالات کے لئے خط و کتابت معرفت منیجر صاحب الفضل ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شق القمر کی بات یہیں تک رہی اور پروفیسر مارگو لیتھ نے پوچھا کہ قرآن کو جو بے مثل ہونے کا دعویٰ ہے۔ کیا اس معجزہ کو بھی دوبارہ دکھایا جا سکتا ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا یہ تو کئی دفعہ دکھایا جا چکا ہے۔ اور ہمارے سلسلہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعجازی قصائد عربی زبان میں لکھے ہیں۔ اور ساری دنیا کو چیلنج کیا ہے کہ وہ ان کے مقابلہ میں لکھ کر دکھائیں یہ اسی قسم کا چیلنج ہے جس قسم کا چیلنج قرآن شریف میں متعدد مقامات پر مذکور ہے اسی کا پرتو اور اسی کو زندہ کرنے والا ہے۔ حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے قریباً تیس ہزار روپیہ مخالفوں کو تحریص دلانے کے لئے بطور انعام بھی پیش کیا۔ لیکن کسی کو ہمت نہ ہوئی کہ مقابلہ کے لئے نکلے اور اس میں یاد رکھنے کے قابل بات یہ ہے کہ آپ کی اپنی زبان عربی نہ تھی۔ اور نہ ہی آپ کسی مشہور مدرسہ میں یا کسی مشہور استاد سے پڑھے تھے نہ ہی آپ عربی ممالک میں کبھی گئے۔ مصر کے مشہور عربی اخبار المنار کا ایڈیٹر بھی اس چیلنج کی طرف متوجہ ہوا۔ لیکن اس کو بھی کچھ بن نہ آئی۔

پروفیسر نے اس پر پوچھا کہ اگر کوئی چیلنج قبول کرے تو اس کا فیصلہ کیسے ہو؟ حضور نے جواباً فرمایا۔ اس کا بھی فیصلہ حضرت مسیح موعود خود ہی فرما گئے ہیں اور وہ اس طرح کہ جو شخص چیلنج قبول کرے وہ منصف بھی مقرر کرے۔ صرف یہ شرط ہے کہ منصف اس کے ماننے والے نہ ہوں اور اپنا فیصلہ دینے سے پہلے وہ حلف اٹھائیں کہ وہ فیصلہ محض از روئے انصاف کریں گے۔ اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو فیصلہ کی تاریخ سے ایک سال کے اندر اندر خدا تعالےٰ نے انہیں کسی عذاب میں گرفتار کر لے۔ اگر اس عرصہ میں کوئی قرار واقعی عذاب ان پر نہ آئے تو انعام چیلنج قبول کرنے والے کو دیدیا جائے۔ اس پر پروفیسر نے کہا کہ یہ طریق واقعی صحیح اور منصفانہ ہے۔

سچے معجزات کی بنیاد شہادت پر ہے

پس سچے معجزات کی بنیاد شہادت پر ہے۔ اور تاریخی شہادت بھی شہادت کہلا سکتی ہے۔ لیکن اسی مذہب کی تاریخی شہادت محفوظ اور غیر مشتبہ سمجھی جائیگی جو آج بھی اس قسم کے معجزات دکھا سکے اور اس میں کیا شک ہے کہ اس قسم کے معجزات صرف اسلام کے معجزات ہیں کیونکہ یہ معجزات نہ صرف تاریخی طور پر ثابت ہیں بلکہ ان کا پرتو آج بھی اس میں بانی اسلام کے نائب یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات میں نظر آتا ہے، گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی سے ان لوگوں پر جو عام طور پر معجزات کے منکر ہیں۔ نیز ان لوگوں پر جو معجزات اسلام سے منکر ہیں۔ ایسی حجت قائم کی ہے کہ وہ ہمیشہ کے لئے ملزم گردانے گئے ہیں۔ تفریط والوں کا حال سن چکنے کے بعد اب ان افراط والوں کا بھی حال سنیئے جنہوں نے معجزات میں ہر قسم کے رطب و یابس کو داخل کر رکھا ہے۔ جو معجزات کی اصل غرض سے بالکل بے خبر ہیں اور جن میں تدبر کا ذرا بھی مادہ موجود نہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے یہ کافی نہیں کہ خدا تعالیٰ لوگوں پر رحم کھا کر ایک شخص کو ان کی ہدایت کے لئے مامور کرے اور اس کو ایک معجزانہ زندگی عطا کرے۔ اس کے اقبال کو باوجود مخالف سامانوں کے دن بدن بڑھائے۔ اس کے ذریعہ دنیا میں اصلاح اور نیکی پھیلائے۔ ایک زمانہ دراز پہلے سے اس کے آنے کی خبر دے اور اس کے آنے پر لوگوں کو بتا دے کہ میں اسے ایسا بنا دوں گا اور پھر تمام قسم کی روکوں کے باوجود اس کو ایسا بنا بھی دے اور اس کو ایسی طاقتیں بخشے کہ اس کے مخالف باوجود اس کے مشابہ طاقتیں رکھنے کے اس کا مقابلہ نہ کر سکیں، یہ سب کے سب امور ان کے نزدیک اس راستباز کی سچائی ثابت کرنے کے لئے ناکافی ہیں اور مطالبہ اس سے یہ کیا جاتا ہے کہ وہ ستاروں کو زمین پر گرا کر دکھائے یا آفتاب کو مغرب سے طلوع کرائے۔ یا کسی کو انسان بنا دے، یا سب کے دیکھتے دیکھتے آسمان پر چڑھ جائے۔ اور ان کے دیکھتے دیکھتے اترے اور آسمان سے ایک کتاب لائے۔ جس میں اس کی صداقت کا حال لکھا ہو، یا پھر وہ اپنے ہاتھوں مردوں کو زندہ کرے اور وہ قبروں میں سے نکل کر اپنے رشتہ داروں کے سامنے آ کر گواہی دیں کہ خدارا اس راستباز کو مانو ورنہ تمہاری خیر نہیں۔

لایعنی مطالبات

جو لوگ ایک راستباز کی معجزانہ زندگی کی شناخت نہیں کر سکتے اور یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ جس طرح ہم چاہتے ہیں۔ اسی طرح ایک راستباز کی راستبازی ثابت کی جائے وہ یقیناً اس کی شناخت کرنا نہیں چاہتے اور ان کی طبیعت میں یقیناً ایک پنہاں خوف ہے کہ جب تک ایسے لایعنی مطالبات ہم نہ کریں گے۔ ہم کو ضرور اس راستباز کو ماننا پڑیگا اور اس کی اطاعت اختیار کرنی پڑے گی چنانچہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب ایسے نشانوں کا مطالبہ کرنے والوں کو کبھی حجت کے طور پر دکھا بھی دیا جاتا ہے۔ تو یہ لوگ اس سے کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھاتے اور برابر انکار پر تلے رہتے ہیں۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان کی نیت ہرگز حق و باطل میں امتیاز کرنے کی نہیں ہوتی۔ بلکہ حق قبول کرنے کے نتیجہ میں جو ذمہ داری پیدا ہوتی ہے اس سے بچنے کے لئے وہ دانستہ یا نادانستہ حیلے تراش رہے ہوتے ہیں۔

خدا تعالےٰ کو ہرگز اس بات کی ضرورت نہیں۔ کہ وہ ایسے لوگوں کی پرواہ کرے وہ اپنی قدرت نمائی کے لئے اور ایسے لوگوں کو ملزم گردانے کے لئے اس قسم کے خوارق کبھی اپنے ماموروں کے ذریعہ دکھا بھی دیتا ہے۔ لیکن روز روز نہیں اور ان میں بھی اخفا کا پہلو ضرور رکھ لیتا ہے، اور وہ اس لئے کہ خدا تعالےٰ اپنی صفات کو اسی حد تک ظاہر کرتا ہے جس حد تک کہ ان کا ظاہر کرنا ایمان کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اور ماموروں کو جو معجزات دیئے جاتے ہیں۔ وہ اسی حد تک ہوتے ہیں کہ ان کے ذریعہ سچے اور جھوٹے میں امتیاز قائم ہو جائے۔ لیکن چونکہ ماموروں کے شناخت کرنے اور ان پر ایمان لانے پر ثواب اور جزا ملتی ہوتی ہے۔ اس لئے ان کے معجزات کا ایک پہلو ظاہر اور ایک پوشیدہ ہوتا ہے۔ اور ان کی شناخت ایک باریک نظر سے ہی ہو سکتی ہے۔ اگر خدا تعالےٰ اپنی تائیدی تجلیوں کو بالکل بے نقاب کر دے، تو پھر اس کے ماموروں پر ایمان لانے والا ثواب یا جزا کا مستحق نہیں رہتا۔ پس خدا نے بندوں کو ثواب کا موقعہ دینے کے لئے یہ طریق رکھا ہے کہ وہ اپنے آپ کو کچھ کھول کر اور کچھ چھپا کر ظاہر کرتا ہے اور ہر وہ شخص جو مطالبہ کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات بے نقاب ہو کر میرے سامنے آئیں۔ وہ اگر نادان نہیں تو ایسا سخت بے ادب ہے کہ اس کا تصور کرتے ہوئے بھی ایک سچے مومن کا دل کانپتا ہے۔

انجمن احمدیہ خدام الاسلام کا تازہ ٹریکٹ

انجمن ہذا کا ٹریکٹ سوم (دور جدید) "بطلان تناسخ پر پندرہ دلائل" کے زیر عنوان شائع ہو چکا ہے۔ جو اصحاب اس انجمن کے ممبر بن چکے ہیں۔ وہ ٹریکٹ لے لیں۔ اور جو دوست اب ممبر بنیں گے۔ ان کو بھی یہ ٹریکٹ مل سکے گا۔ جو ممبر صاحبان جلسہ سالانہ پر تشریف نہیں لائے۔ ان کو بذریعہ ڈاک بھیج دیا جائیگا۔

سکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام محلہ دار الرحمت

اعلان نکاح

۲۵ دسمبر لیفٹیننٹ ملک سلطان محمد خان صاحب پسر رسالدار سردار سلطان سرور خان صاحب رئیس ہندی کھیپ ایجنٹ سردار صاحب کوٹ فتح خان کا نکاح مسماۃ عائشہ صدیقہ بیگم صاحبہ بنت جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اعلےٰ سے بعوض مبلغ ۔/۴۰۰۰ روپیہ مہر

چندہ تحریک جدید میں احمدی طلباء کا قابل تعریف حصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مطالبات تحریک جدید پر جہاں مخلص احباب حسب توفیق خوشی سے لبیک کہہ رہے ہیں۔ وہاں جماعت احمدیہ کے طالب علم بھی جن کی آمد کے کوئی ذرائع نہیں۔ تعلیمی اخراجات میں کفایت شعاری کرتے اور اپنے نفس پر بوجھ ڈالتے ہوئے ایسا نمایاں حصہ لے رہے ہیں۔ جو قابل تعریف ہے۔

چنانچہ مرزا مظفر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ولایت سے تحریک جدید کا دوسرے سال کا چندہ پچاس روپے یکمشت بھجوا دیا تھا۔ اب تیسرے سال کے لئے چونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خواہش ہے۔ کہ مخلصین گزشتہ دو سالوں سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور خود حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تیسرے سال کا وعدہ پہلے سال سے اڑھائی گنا اور دوسرے سال سے ۷۰ فیصدی اضافہ کے ساتھ کیا ہے۔ اس لئے حضور کی اقتدا میں مرزا مظفر احمد صاحب نے ۷۵ کا وعدہ کیا ہے۔ جو دوسرے سال سے ڈیوڑھا ہے۔ اس کے علاوہ امانت فنڈ تحریک جدید میں بھی ایک روپیہ ماہوار داخل کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

مدرسہ احمدیہ کی ایک جماعت کے تمام طلباء نے بھی مل کر ۵۲ روپے کی رقم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ جسے حضور نے منظور فرما لیا ہے۔

اسی طرح تیسرے سال کی تحریک جدید کی مالی قربانی میں بورڈران تحریک جدید کے چونتیس طالبعلموں نے ۵۰۰ روپیہ کا وعدہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کیا ہے ان وعدہ کرنے والے طالبعلموں میں ایسے طالب علم بھی ہیں۔ جنہوں نے بیس بیس یا چوبیس پچیس روپیہ کی رقوم دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ہم اپنا جیب خرچ بچا کر بھی تحریک جدید کا چندہ ادا کریں گے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ اگر مومن مصمم ارادہ کر لے اور اس پر قائم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی تائید و نصرت کرتا ہے۔ اور اس کے وعدہ کے پورا ہونے کے سامان کر دیتا ہے۔

دوسرے طالب علموں کو بھی چاہیئے۔ کہ اپنی وسعت کے مطابق چندہ تحریک جدید میں حصہ لینے کی کوشش کریں۔

علاوہ ازیں ان جماعتوں کو جن کے وعدے تاحال موصول نہیں ہوئے۔ چاہیئے کہ احباب تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ر نومبر ۱۹۳۶ء ہر احمدی مرد۔ عورت۔ اور بچے کو سنا دیں۔ اور ان سے دریافت فرمائیں کہ آیا وہ تحریک جدید کے طوعی چندہ میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ تو کتنی رقم دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔ اس طرح فہرست بہت جلد مکمل کر کے ارسال فرمائیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید
قادیان

نقالوں سے بچیئے صنف نازک کیلئے جدید بہترین زیور واپسی کی شرط

کیمیکل گولڈ سونے کی لہریہ دار چوڑیاں

ان چوڑیوں کو ماہر جرمنی کاریگروں نے حال ہی کیمیکل گولڈ سونے سے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے کہ ہر طبقہ کی بیگمات ان پر جان فدا کرتی ہیں۔ یہ جدید انگریزی طرز کے نہایت نفیس بیل بوٹوں کے نقش و نگار سے مرصع ہیں۔ ان کا رنگ و روپ مانند اصلی سونے کے ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ ہر وقت ہاتھوں میں پہنے رہنے سے بھی عمر بھر سیاہ نہیں پڑتیں۔ جہاں چاہو دکھا لو۔ کوئی تجربہ کار صراف بھی ذرا شبہ نہیں کر سکتا۔ کہ یہ سونے کی نہیں۔ اور ان کو دو سو روپے سے کم قیمت کی نہیں بتا سکتا۔ حسین گوری اور نازک کلائیوں میں اس درجہ خوشنما معلوم ہوتی ہیں۔ کہ ان کو پہن کر کوئی عورت عورتوں میں جہاں کہیں بیٹھے وہ عورتیں جو دن رات اصلی سونا پہنتی ہیں۔ دیکھ کر دنگ ہو جائینگی۔ کہ بہن خواہ کچھ بھی صرف ہو جائے ایسی ہم کو بھی منگا دو۔ سب کی نظران پر نہ پڑے تو بات نہیں۔ ہر سائز کی اسٹاک میں موجود ہیں۔ ہمراہ فرمائش کے کلائی کا ناپ ضرور تحریر کیجیئے۔ قیمت ایک مکمل سٹ جس میں آٹھ عدد چوڑیاں پیکڈ ہوتی ہیں۔ علاوہ محصولڈاک کے صرف ڈھائی روپے (۲؍۸) لیکن ایک ساتھ تین سٹ کے خریدار کو ایک بالکل مفت

ملنے کا پتہ:- زین برادرس ۳۳ متھرا۔ یو۔پی

جاپان آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا ہے

جرمنی کا مشہور بڑا ٹائم پیس جو تمام ہندوستان میں لانگ لائف ٹائم پیس کے نام سے مشہور ہے۔ اب کارخانہ کی طرف سے مقابلہ کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ یہ ٹائم پیس ہمیشہ گیارہ روپے کو فروخت ہوتا تھا۔ مگر یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء سے اس کی قیمت کم کر دی گئی ہے۔ اس ٹائم پیس کی مشہور خوبی یہ ہے کہ اس میں الارم کی آواز دنیا کے ہر ٹائم پیس سے زیادہ تیز اور بلند ہے۔ ڈیزائن نہایت خوبصورت ہے۔ اس کے اوپر گھنٹی نہیں ہے۔ بلکہ گھنٹی بھی اندر ہی ہے۔ ڈائل کے ہندسے بہت جلی اور صاف ہیں۔ جو بہت دور سے پڑھے جا سکتے ہیں۔ اس کا نام لانگ لائف اس کے ڈائل پر لکھا ہوا ہے۔ بہت صحیح وقت دینے والا اور مضبوط مشین کا ہے۔ ایک ایک ٹائم پیس دہلی کے ہر اخباری دفتر میں بھی بھیجا گیا تھا۔ ہر ایڈیٹر نے اس ٹائم پیس کو کچھ روز استعمال کر کے ہمیں نہایت حوصلہ افزا سرٹیفکیٹ دیا ہے۔ لکھا ہے کہ یہ ٹائم پیس ان ٹائم پیسوں کے مقابلہ کا ہے جو بازار میں دس دس پندرہ پندرہ روپے کو فروخت ہوتے ہیں۔ پس ہم علی الاعلان دعویٰ کرتے ہیں کہ چھ روپے آٹھ آنے میں اس سے بہتر اور کارآمد کوئی ٹائم پیس نہیں مل سکتا۔ دہلی سے باہر جو لوگ یہ ٹائم پیس منگائیں ان کو بھی صرف یہی قیمت خرچ کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ محصول پارسل کارخانہ ہی ادا کرتا ہے۔ پس جو لوگ منگانا چاہیں مبلغ چھ روپے بذریعہ منی آرڈر منیجر صاحب یونین امپورٹ کمپنی کوچہ چیلان ۲۳ دہلی کے پتہ پر بھیجکر ٹائم پیس منگالیں۔ بذریعہ رجسٹری پارسل ان کو بھیج دیا جائے گا۔ یا اگر منی آرڈر بھیجنے میں کچھ دقت ہو تو صرف ایک کارڈ لکھکر بذریعہ وی۔ پی پوسٹ (یعنی قیمت طلب پارسل) منگالیں۔ وی۔ پی مبلغ چھ روپے آٹھ آنے کا روانہ کر دیا جائے گا۔

طاقت کی گولیاں (کنگ آف ٹانکس)

کے متعلق جناب ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب آئی ایم۔ ڈی فرماتے ہیں۔ میں نے کنگ آف ٹانکس پلز کے اجزا کو دیکھا ہے جو کہ قیمتی اور بہترین ادویہ کا بنایا ہوا مفید مرکب ہے۔ کنگ آف ٹانکس پلز قوت باہ اور اعصابی کمزوری کے مریضوں کو استعمال کرانے سے مفید پایا ہے۔

قیمت ایک ماہ کی خوراک (۶۰ گولیاں) ۶ روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ فیض عام میڈیکل ہال قادیان